علامہ سید العلماء علیین مکان علیہ الرحمۃ والرضوان

استاذ العلماء علامہ سید گلاب علی شاہ بخاری
جامعۃ العربیہ مخزن العلوم ملتان پاکستان

قبلہ وکعبہ آیۃ اللہ العظمیٰ بحر العلوم سید العلماء مولانا ومولیٰ الکونین السید حسین علیین مکانؒ ابن اعلم العلماء العظام وافقہ الفقہاء الکرام محیی الملۃ مجدد الشریعۃ ماحی البدعۃ قاطع الصوفیت والاخباریۃ آیۃ اللہ العظمیٰ السید دلدار علی النقوی المعروف بہ غفران مآب کی فلسفۂ توحید پر لاثانی کتاب حدیقۂ سلطانیہ (فارسی) حصہ اول کے ترجمے خزینۂ ایمانیہ کے آخر میں جو مضامین ترجمہ فرمائے ہیں پیش ہیں۔

کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ کے آخر میں جن بلند پایہ الفاظ کے ساتھ مصنف علام کا تذکرہ موجود ہے۔ اختصاراً اسے درج کیا جاتا ہے۔ امام ہمام، حبر علام، نحریر قمقام حجۃ الاسلام، شمس فلک افادات، بدر سماء افاضات، محیط نقطۂ کرم، مرکز دائرہ ھمم، معدن کمالات انسانی، مخزن فواضل نفسانی، مہبط فیوض ربانی، منزل برکاتِ سبحانی مقتدائے عادل، ہادی کامل، زنگ زدای مرأت تدقیق، مصنقل آئینۂ تحقیق، درج رفعت واعتلاء کے گوہر درخشاں، برج مجد وعلا کے اختر تاباں، غصن دوحۂ امامت وولایت، ثمر شجرہ نبوت ورسالت، نور حدیقہ افتاء واجتہاد، نور حدقہ ہدایت وارشاد، مجمع فضائل رضیہ، منبع شمائل مرضیہ، صاحب قوتِ قدسیہ، مالک ملکاتِ ملکیہ، ممہد ارکان شریعت خیر البشر، مشید بنیان ملت ائمہ اثنا عشر، جامع معقول ومنقول، ہادی فروع واصول، مرجع علماء فحول، موسس دین رسول، ملاذ فضلاء کاملین، ملجاء علماء عالمین، افضل المتکلمین العلام، اکمل المحققین آیۃ اللہ فی العالمین، فخر المتفقہین الکرام، خاتم المجتہدین العظام، ظہیر الملت والدین، مولانا ومولی الخافقین سید العلماء السید حسین اسکنہ اللہ بحبوحۃ جنانہ وافاض علیہ شہابیب رضوانہ۔

آپ کے علم وکمال کا جھنڈا تا بفلک بلند ہوا۔ اور آپ کے فضل وجلال کا ذکر خیر روئے زمین کے مشرق ومغرب تک پہنچا۔ آپ کے مکارم اخلاق اور محاسن اوصاف سے آفاق دنیا معطر ہوئے اور آپ کی تحقیقات عالیہ کی شعاعوں نے مثل آفتاب عالم تاب اطراف عالم کو روشن اور منور کیا۔ آپ کے فضائل ومناقب حد احصاء سے زیادہ ہیں۔ اور آپ کے علوم وکمالات کے بیان سے زبان عاجز ہے اور قلم قاصر ہے۔

علماء کرام وفقہا عظام نے اپنے تقریظات میں جن بلند پایہ الفاظ سے ان کا ذکر خیر کیا اور جن باعظمت القاب سے ان کو نوازا ہے۔ ان سے آپ کی جلالت قدر اور رفعت شان پر کافی روشنی پڑتی ہے اور ان کے علم وفضل کی

بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

نسب شریف و تاریخ ولادت

آپ کا نام نامی اور اسم گرامی اپنے جدامجد ثالث ائمہ اطہار خامس، اہل کساء حضرت سید الشہداء علیہ وعلی جدہ وابیہ وامہ ونبیہ المعصومین الاف التحیۃ والثناء کے نام مبارک پر سید حسین ہے۔ علیین مکان لقب ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ اللہ علی الانام اجمعین علامہ دھر وحید عصر جناب سید دلدار علی غفران مآب اعلی اللہ مقامہ ورفع درجاتہ فی دارالکرامہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کا شجرۂ عالیہ چوبیسویں پشت پر عاشر ائمہ معصومین حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے اتصال پذیر ہو جاتا ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت بتاریخ چودہ ربیع الثانی ۱۲۱۱ء ایک ہزار دو سو گیارہ ہجری کو سرزمین لکھنؤ پر ملک ہندوستان میں واقع ہوئی۔ خورشید کمال آپ کی ولادت کا مادۂ تاریخ ہے۔ آپ اپنے چار برادران بزرگ سید محمد، سید علی، سید حسن اور سید مہدی کے بعد تولد ہوئے۔ اسوۃ المتکلمین، قدوۃ المجتہدین، اکرم الناس حضرت علامہ مفتی سید محمد عباس اعلی اللہ مقامہ اپنی کتاب اوراق الذہب میں رقم طراز ہیں کہ بعض باوثوق حضرات کا بیان ہے جب آپ کے برادر بزرگ جناب سید مہدی اعلی اللہ مقامہ اپنے تین برادران سید محمد، سید علی اور سید حسن اعلی اللہ مقامہم کے بعد تولد ہوئے تو جناب کے والد ماجد حضرت علام غفران مآب اعلی اللہ مقامہ نے حضرت جناب سید الشہداء امام حسین ۔ کی عالم خواب میں زیارت کی۔ امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام نے حضرت علامہ غفران مآب اعلی اللہ مقامہ سے سبب دریافت کیا کہ آپ نے اپنے فرزندان کے نام تجویز کرنے میں جس ترتیب کو ملحوظ رکھا تھا اپنے اس چوتھے فرزند کا نام تجویز کرتے وقت اس ترتیب کا لحاظ کیوں نہیں کیا۔ کیونکہ ترتیب مذکور کا تقاضا یہ تھا کہ چوتھے فرزند کا نام سید حسین رکھا جائے نہ کہ سید مہدی، تو حضرت علامہ علیہ الرحمۃ نے جواباً عرض کیا کہ میرا یہ فرزند میری زندگی کے ان ایام میں پیدا ہوا کہ جب میں کبیر السن ہو چکا ہوں۔ قویٰ ضعف پذیر ہو گئے ہیں لہٰذا مجھے یہ خیال دامن گیر ہوا کہ اب میرا کوئی اور فرزند تولد پذیر نہیں ہوگا اور یہ میرا آخری فرزند ہوگا۔ اس لئے میں نے اس کا نام قائم آل محمد علیہم السلام کے نام پر سید مہدی تجویز کیا۔ کیونکہ قائم آل محمد سلسلۂ معصومین کے آخری فرد ہیں۔

حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ واقعہ اس طرح نہیں ہے، جیسا آپ کو خیال ہوا بلکہ عنقریب آپ کا ایک اور پاکیزہ فرزند ہوگا لہٰذا جب وہ تولد پذیر ہو تو اس کا نام میرے نام پر تجویز کیجئے گا۔ چنانچہ جیسے حضرت امام علی مقام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشارت دی تھی ایسے ہی ہوا کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت علامہ غفران مآبؒ کو بعد از سید مہدی ایک اور فرزند عطا فرمایا جس کا نام آپ نے اپنے جدامجد حضرت امام حسین ۔ کے ارشاد پاک کے مطابق سید حسین رکھا جو یہی ہمارے ممدوح حضرت علامہ فہامہ ملقب بہ علیین مکان ہیں۔

بچپن اور زمانۂ تعلیم کے حالات

آپ اپنے عہد طفولیت اور زمانۂ بچپن میں ہمیشہ لہوولعب اور کھیل کود سے کنارہ کش رہے۔ ابتدائی نشوونما کے زمانہ میں بھی آپ مسلسل تحصیل علوم وفنون میں مصروف رہے۔ دیگر بچوں کی طرح کھیل کود وغیرہ سے کوئی محبت نہ تھی ہمیشہ اپنے اوقات کو اکتساب کمالات میں صرف کیا آپ نے علوم وفنون کا تمام تر استفادہ اپنے والد ماجد حضرت آیۃ اللہ غفران مآب اعلی اللہ مقامہ اور اپنے برادر بزرگ سلطان العلماء حضرت سید محمد رضوان مآب رضوان اللہ علیہ سے کیا۔

آپ نے اپنے فرزند ارجمند افضل المتکلمین مخزن مدرسین عمدہ اساتذہ عظام زبدۂ جہابذۂ کرام ممتاز العلماء جناب سید محمد تقی اعلی اللہ مقامہ کے لئے جو اجازۂ اجتہاد تحریر فرمایا اس میں آپ خود بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ابتدائی تعلیم بھی اور انتہائی بھی اپنے والد علام اعلیٰ حضرت غفران مآب اعلی اللہ مقامہ سے حاصل کی۔ اسی اثناء میں والد گرامی کی طبع اقدس کچھ عرصہ کے لئے ناساز ہوگئی تو والد ماجد نے میرا درس برادرم بزرگ جناب سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب علیہ الرحمہ کے سپرد کردیا چنانچہ ایک زمانہ تک میں نے کچھ علوم حکمیہ فنون رسمیہ اور قدرے علوم دینیہ اپنے برادر بزرگ سے حاصل کئے۔ جب والد بزرگوار کو مرض سے افاقہ حاصل ہوگیا تو پھر میرے اسباق والد گرامی کی خدمت میں عود پذیر ہوگئے۔

فرماتے ہیں کہ کتاب مرأۃ العقول کو جو عماد الاسلام فی علم الکلام کے لقب سے ملقب ہے۔ میں نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں پڑھا۔ یہ کتاب والد بزرگوار کی تصانیف عالیہ میں سے ہے۔ نیز کتب حدیث کا ایک حصہ بھی جیسے کہ شیخ بہاء الدین عاملی علیہ الرحمہ کی شرح اربعین، اصول کافی وفروعِ کافی اور کتاب منتقی الجمان کو والد ماجد سے پڑھا۔ سترہ سال کی عمر میں آپ جمیع علوم وفنون کی تکمیل کرکے فارغ التحصیل ہوگئے اور مدارج اجتہاد میں سے اعلیٰ مرتبہ پر فائز اور کامران ہوئے۔ آپ اگرچہ عمر میں اپنے تمام بھائیوں سے چھوٹے تھے لیکن میدان علم وفضل میں اکثر پر فوقیت رکھتے تھے۔ اور وجہ اس کی آپ کی طبع وقاد کی جودت، ذہن دراک کی حدت اور تیزی تھی۔ کیونکہ آپ اپنی ذہانت وفطانت کے اعتبار سے تمام علماء زمانہ وفضلاء روزگار کے سرتاج تھے۔ آپ نے نہایت بلند پایہ تحقیقات وتدقیقات پر مشتمل تصنیفات وتالیفات عالیہ کا خزانہ اہل دنیا کو عطا کیا۔

شرم وحیا کا معیار بلند

صاحب تذکرۃ العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز آنجناب کی زبان درفشان سے سنا کہ آپ نے فرمایا: سات سال کی عمر میں، میں نے رسالہ تجزی فی الاجتہاد کی تصنیف شروع کی بعد ازاں حکم ظن رکعتین اولین کے متعلق ایک رسالہ تصنیف کیا لیکن انتہائی شرم وحیا کے باعث یہ رسالہ جات میں کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا تھا البتہ اپنے بڑے بھائی جناب علامہ سید مہدی طاب ثراہ سے ان چیزوں کے متعلق مذاکرہ اور مکالمہ کا اتفاق ہوتا رہتا تھا۔

وہ مجھ سے تقریباً تین سال بڑے تھے وہ جو کچھ لکھتے تھے مجھے دکھا دیتے تھے اور میں جو کچھ لکھتا ان کی نظر سے گزار دیا کرتا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آ گیا کہ والد ماجد نے مجھے اجازہ اجتہاد تحریر کر دینے کے بارے میں مجھ سے کلام فرمایا تو میں عرض گذار ہوا کہ اولاً حضور میرے ان رسالہ جات کو ملاحظہ فرمائیں جن کو میں تا حال تصنیف کر چکا ہوں تا کہ مجھے ان کے حسن وقبح سے آگاہی حاصل ہو کہ آیا وہ حضور والا شان کی نگاہِ عالی میں طرز مناسب اور معیار صحت وصواب کا درجہ حاصل کر سکتی ہیں یا نہیں؟

چنانچہ میری اس عرض داشت کو شرف قبولیت حاصل ہوا اور میں نے اپنا تصنیف شدہ رسالہ ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ والد بزرگوار جب اس رسالہ کے مضامین کو سماعت فرما رہے تھے اس دوران میں انھوں نے فرمایا کہ تقریر کا اسلوب اور تحریر کا طرز اور متانت تو اس بلند معیار پر ہے جو ایک مبتدی اور نو آموز سے صادر نہیں ہوسکتا لیکن ابھی رسالہ اختتام پذیر نہ ہوا تھا کہ بزرگوارم کی طبیعت بوجھل ہوگئی اور رسالہ کا ملاحظہ التوا میں پڑ گیا۔ لہٰذا برادرم معظم سلطان العلماء علامہ سید محمد رضوان مآب علیہ الرحمہ کو آنجناب والد بزرگوار نے فرمایا وہ رسالہ مذکور کو ملاحظہ کریں۔ اور پھر اس کی کیفیت کے متعلق انھیں مطلع کریں۔ چنانچہ حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ نے تعمیل حکم کرتے ہوئے رسالہ ملاحظہ فرمایا اور اسے بہت پسند فرمایا لیکن میں چونکہ اپنے تمام برادران سے خورد وسال تھا لہٰذا میں نے چاہا کہ میری جودت تحریر اور تجّر علمی کا حال ظہور پذیر ہو۔ اس لئے برادرم سلطان العلماء سے اس امر کے عدم اظہار کی التجا کی۔

پدر بزرگوار کے ہدایات پر عمل

آپ اپنے والد ماجد کے ارشادات کا تاثر لیتے اور ان کے ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی ہمیشہ سعی اور کوشش کیا کرتے۔ چنانچہ آپ نے اپنے برادرزادہ جناب عمدۃ العلماء سید محمد ہادی قدس سرہٗ کے لئے جو اجازہ تحریر کیا تھا اس میں آپ نے یہ تذکرہ فرمایا ہے کہ پدرم بزرگوار جناب اعلیٰ حضرت غفران مآب اعلی اللہ مقامہ ہمیشہ فاضل طلبہ کو استنباط مسائل کے بارے میں پوری کوشش صرف کرنے اور انتہائی طور پر محنت کو بروے کار لانے کی ترغیب دلایا کرتے۔ اور بڑی تاکید کے ساتھ انھیں اس امر پر آمادہ کرتے رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے میں نے ان ممالک میں علم دین کو رائج کرنے، فقاہت واجتہاد کی بنیاد قائم کرنے اور علوم ائمہ اطہار کی نشر واشاعت کے متعلق بڑی کوشش سے کام لیا ہے اور علم دین کے راستوں اور رشد وہدایت کے طریقوں سے ہر قسم کے خس وخاشاک کو دور کر کے انھیں خوب واضح اور روشن کر دیا ہے۔ مگر مجھے خطرہ ہے کہ کچھ مدت گزرنے اور میرے دنیا سے انتقال کر جانے کے بعد یہ آثار کہیں مٹ نہ جائیں اس لئے تمہیں بڑی توجہ، محنت اور جانفشانی سے کام کرنا چاہئے۔

والد ماجد کی ان ہدایات وارشادات کے باعث میں نے ابتداء سے ہی دامن ہمت کو سمیٹے رکھا اور کمسنی کے زمانہ میں ہی مسائل دقیقہ کو حل کرنے اور تحقیقات انیقہ پر

مشتمل رسائل کی تصنیف وتالیف میں مصروف رہا۔ رسالہ تجزی فی الاجتہاد، مسئلہ شک در رکعتین اولیین، مسئلہ تقلید اموات میرے اس جذبے کے ثمرات ہیں۔

ان رسالہ جات میں سے بعض اعلیٰ حضرت غفران مآب اعلی اللہ مقامہ کی خدمت اقدس میں پیش کئے آنجناب نے ملاحظہ فرما کر پسند کیا۔ تحسین سے نوازا اور فرمایا کہ یہ کلام تو ایک فاضل ماہر کے کلام کے مثل ہے۔ مبتدی اور نوآموز افراد کے کلام میں جو خامیاں پائی جاتی ہیں ان میں سے اس کلام کا دامن پاک ہے۔

اجازۂ روایت احادیث

آپ کا سلسلہ اجازہ روایت احادیث اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت سید دلدار علی غفرآن مآب اعلی اللہ مقامہ اور برادر بزرگ سلطان العلماء حضرت علامہ سلطان العلماء سید رضوان مآب طاب ثراہ کے واسطہ سے جناب مستطاب مستغنی عن الالقاب، بحر ذاخر فقید ماہر محقق نحریر عدیم النظیر استاد الکل فی الکل آقا محمد باقر بھبھانی طاب مرقدہ سے اتصال پذیر ہوتا ہے۔ نیز جناب سید المحققین سند المدققین رئیس الفقہا الفخام یعسوب العلماء العلام مولانا آقا سید علی طباطبائی عطر اللہ مرقدہٗ سے اور جناب عالم عامل فاضل کامل، فقیہ جلیل مجتہد عدیم البدیل بحر العلوم مولانا سید مہدی طباطبائی نجفی روح اللہ ضریحہ سے اور جناب علامہ فخر خاصہ وعامہ سید السادات منبع الفضل والافادات متکلم عدیم العدیل مجتہد بے بدیل مولانا محمد مہدی ہدایت اللہ موسوی اصفہانی مشہدی طاب مشہدہ وطہر مرقدہ سے اور جناب عالم نبیل فاضل جلیل فقیہہ ربانی مرزا محمد مہدی بن ابن القاسم موسوی شہرستانی سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ سے اتصال والحاق پذیر ہوتا ہے۔

مقلدین وعقیدتمندان

آپ کے زمانہ میں مومنین ممالک ہندو سندھ، دکن بنگال، پنجاب اور کشمیر آپ کے کمال علم وعمل، جود وسخا، تواضع وتورع، تقویٰ اور عفاف کا بصدق دل اعتراف واقرار کرتے ہوئے آپ کے عقیدت مندان اور آپ کی تقلید سے مشرف تھے۔ ان علاقہ جات کے شاہان وقت بھی آپ کی تعظیم وتکریم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے خصوصاً بادشاہ دین پناہ ثریا جاہ مصلح الدین ابوالمظفر محمد امجد علی شاہ جنت مکان انار اللہ) برھانہ کو جناب علامہ سے انتہائی عقیدت اور کمال خلوص حاصل تھا۔ چنانچہ شاہ عالی جاہ مذکور نے از خود حضرت علامہ کے نام نامی واسم گرامی کی نقرئی مہر تیار کرائی۔ چاندی ہی کے الفاظ میں آنجناب کے درج ذیل خطابات اس پر کندہ کرائے اور آپ کی خدمت میں اسے پیش کیا۔ خطابات یہ تھے۔ حاوی علوم دین حامی سادات ومومنین حافظ احکام الٰہ مجتہد العصر سید العلماء اور تمام دفاتر مملکت کے اہلکاروں اور محررین کے نام حکم عالی صادر ہوا کہ جناب حضرت علامہ کے اسم گرامی کو ہمیشہ انھیں القاب سے ملقب کر کے تحریر کیا جائے۔

کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ کی تصنیف وتالیف بھی اسی شاہ ذی جاہ کی خواہش سے عمل میں لائی گئی

اور حضرت علامہ کے ایماء پر اس نیک بخت بادشاہ نے طلبہ علوم دین کے لئے ایک مدرسہ بھی قائم کیا جس میں علماء کبار وفضلا ذی وقار کی مناسب مشاہرہ پر بحیثیت مدرس تعیناتی حضرت علامہ ہی کی رائے عالی پیرائے کے مطابق عمل میں لائی گئی اور طلباء کے لئے وظائف بھی مقرر کئے گئے۔

نیز بادشاہ دین پناہ سکندر جاہ ابوالمنصور ناصر الدین سلطان عالم محمد واجد علی شاہ نور اللہ مرقدہ بھی حضرت علامہ سے برابر راہِ عقیدت وخلوص پر ہی گامزن رہے اور ہمیشہ آپ کی انتہائی تعظیم وتکریم بجالاتے رہے۔ مدرسہ عالیہ کو اسی طور پر جاری اور قائم رکھا۔

حضرت علامہ اپنے برادر بزرگ سلطان العلماء اعلی اللہ مقامہ کی نگاہ میں

یہ سب حضرت علامہ کے کمالات عالیہ کے اثرات تھے اور انھیں کمالات کے پیش نظر جناب کے برادر بزرگ سلطان العلماء نے جو اپنے مقام پر مجمع علوم دین مرجع سادات ومومنین محافظ احکام الہ العالمین کی شان عالی سے مشرف اور رضوان مآب کے ایسے بلند پایہ لقب سے ملقب تھے۔ حضرت علامہ سید العلماء کو اپنی ذات والا صفات پر مقدم کردیا تھا اور تمام امور کو ان کی رائے عالی پیرائے پر موقوف اور ان کے سپرد کردیا تھا اور آپ کی نگاہ میں اپنے اس برادر خورد کی جو شان اور عظمت تھی اس کی عکاسی وہ الفاظ بھی کرتے ہیں جو آپ نے اپنے برادر زادہ ممتاز العلماء حضرت علامہ سید محمد تقی اعلی اللہ مقامہ کے اجازہ کی تحریر میں حضرت سید العلماء علیین مکان طاب ثراہ کی شان عالی شان میں استعمال فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ ان کی شان میں لکھتے ہیں: **السمیدع الالمعی والحبر اللوزعی ذی النظر الصائب والذهن الثاقب، عالی الكعب فی الفنون العظیم طویل الباع فی العلوم النقلیه، الراتع فی ریاض الاجتهاد والافاده الكارع من حیاض احادیث الجدودة السادہ، سید العلماء العاملین سند الفقهاء الكاملین عین الانسان وانسان العین أخی وصنوی ومهجة قلبی السید الحسین لازال قریر العین محفوظا عن اصابة العین۔**

یہ الفاظ جن معنوی بلندیوں عظمتوں اور لطافتوں کے حامل ہیں انھیں ایک عربی داں ہی سمجھ سکتا ہے اور ان کی تصویر کشی کے لئے ایسی طولانی شرح درکار ہے کہ دامن وقت وقرطاس میں جس کی وسعت نہیں۔

حضرت علامہ علیہ الرحمہ علماء عراق وایران کی نگاہ میں

حضرت علامہ علیین مکان اعلی اللہ مقامہ فی دارالکرامہ کے ہمسر علماء عتبات عالیات نجف اشرف وکربلائے معلّی وغیرہ سب آپ کے کمال فضل واجتہاد کو تسلیم کرتے اور آپ کو بڑی عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سب کے قلوب مبارکہ میں آنجناب کی محبت ومودت کی کھیتیاں سرسبز اور لہلہاتی رہتی تھیں باہم خط وکتابت اور مراسلات کے ابواب کھلے رہتے تھے۔ اس کے ثبوت کے

لئے عالم جلیل فاضل نبیل حضرت علامہ سید حسین الموسوی اعلی اللہ مقامہ مہتمم طباعت کتاب مستطاب حدیقہ سلطانیہ نے تذکرۃ المصنف میں عالی جناب معلّی القاب جامع منقول ومعقول واقف اسرار فروع واصول شیخ الاسلام مجتہد الانام عالی حضرت شیخ محمد حسن نجفی اعلی اللہ مقامہٗ صاحب جواہر الکلام شرح شرائع الاسلام کا ایک طولانی مکتوب مرسلہ بسوئے حضرت سند الفقہا سید العلماء مولانا سید حسین علیین مکان رحمۃ اللہ ورضوانہ علیہ نقل کیا ہے جس میں شیخ صاحب مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہٗ نے نہایت ہی انوکھے انداز میں اور نرالے طریقہ سے حضرت علامہ سید العلماء علیہ الرحمہ کی عظمت وجلالت اور فضل وکمال کی مدح سرائی فرمائی جس کے چند ایک اقتباسات سپرد قلم کئے جاتے ہیں پورے خط کو زینتِ قرطاس کرنے سے خوف طوالت مانع ہے۔ چنانچہ عالی جناب شیخ محمد حسن صاحب نجفی طاب ثراہ وجعل الجنت مثواہ حضرت علامہ کی شان والاشان میں یوں رقم طراز ہیں:

هو الشاخص فی مرابع الاجتهاد معرسا وقائلا۔ والصادر والوارد عذب معین معتلا وناهلا۔ الحارس ثغز الاسلام وشرائعه والفارس نقد القرآن فی حدائق جوامعه والحبیب الذی تقربه کل عین والروح التی بین الجنبین۔

ذی القدر العلی سید العلماء السید حسین نجل العلامة السید دلدار علی اعلی اللہ مقامهٗ لا نالت طلائع التوفیق عاکفه علیه ومحاسن الایام متصله لدیه بالنبی واله الطاهرین صلی اللہ علیه وعلیهم اجمعین۔ (بغرض اختصار ترجمہ ترک کیا جاتا ہے۔)

تقسیم اوقات

کتاب تذکرۃ العلماء نیز ایسے معتمدین کرام کے بیان سے کہ جو حضرت علامہ کی خدمت بابرکت میں عموماً حاضر رہتے تھے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علامہ نے اپنے شب وروز کے اوقات کو اس طرح تقسیم کر رکھا تھا کہ ابھی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تھا کہ آپ مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور طلوع صبح صادق تک نوافل شب اور اذکار وغیرہ میں مشغول رہتے۔ صبح صادق کے بعد نماز فریضہ با جماعت بجالاتے اور پھر ادعیہ وتعقیبات میں مصروف ہو جاتے۔ جب فراغت ہو جاتی تو اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور ضروری کاغذات ملاحظہ فرماتے اور پھر کچھ وقت تصنیف وتالیف میں صرف کرتے۔

جب کسی قدر دن بلند آ جاتا تو بیرون خانہ تشریف لاتے اتنے تک بکثرت لوگ جمع ہو جاتے۔ طلبہ کرام، فضلاء عظام اور طالبین فتاویٰ وغیرہ کا ہجوم ہو جاتا اولاً آپ طلباء کرام کو درس دیتے جن میں سے اکثر فضلاء کبار اور علماء عالی وقار ہوتے۔ بعد ازاں ہر حاجت مند کی حاجت روائی کے لئے مناسب وقت صرف فرماتے۔ جب آفتاب عالم تاب زوال پذیر ہوتا تو نماز با جماعت کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے اور بعد از تعقیبات نماز عصر واپس مراجعت فرما کر اپنے برادر بزرگ حضرت سلطان العلماء سید محمد قدس سرّہ کی خدمت اقدس میں تشریف لے جاتے

کچھ دیر وہاں توقف فرما کر پھر اپنے دولت کدہ پر واپس تشریف لاتے اور دوبارہ تدریس طلبہ میں مشغول ہو جاتے۔ نماز مغرب دولت کدہ پر ہی باجماعت ادا کر کے استفادہ اور طلب رشد وہدایت کرنے والوں کے لئے مجلس قائم کرتے ان کو درس دینے کے بعد افتاء مسائل میں مصروف ہو جاتے۔ کبھی کبھی تو نصف شب تک مسائل پر دستخط ثبت فرمانے میں مشغول رہتے۔

موعظہ شریفہ

آپ بالالتزام سارے سال میں بروز جمعہ، دوشنبہ اور پنجشنبہ اور ماہِ رمضان المبارک میں ہر روز نماز عصر کے بعد موعظہ فرمایا کرتے جس میں تفسیر قرآن، تصحیح عقائد، توضیح حقائق ودقائق پر مشتمل بیانات سے حاضرین کو مستفیض فرماتے لوگ آپ کے پرازتاثیر مواعظ ونصائح سماعت کرنے کے لئے جوق درجوق جمع ہوتے اور ہدایت ورشد کے بیش قیمت موتیوں سے اپنے دامن پُر کر کے واپس ہوتے۔

تصانیف وتالیفات

بکثرت تصانیف وتالیفات آپ کے قلم حق رقم سے ظہور پذیر ہوئے جن کی فہرست درج ذیل ہے:

۱: رسالہ تجزی فی الاجتہاد۔

یہ رسالہ آپ نے سترہ سال کی عمر میں تصنیف فرمایا جیسا کہ تذکرۃ العلماء سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲: رسالہ در تحقیق جواز تقلید میت وعدم آں۔

۳: رسالہ مسئلہ شک در رکعتین اولیین۔

یہ دونوں رسالے بھی آپ نے اپنی عمر کے ابتدائی دور میں تصنیف فرمائے۔

۴: مناھج التدقیق ومعارج التحقیق۔

یہ عدیم النظیر اور لاجواب کتاب تحقیقات دقیقہ واستدلالات انیفہ پر مشتمل ہے۔ حضرت علامہ اعلی اللہ مقامہٗ نے اپنے فرزند ارجمند افضل المتکلمین فخر المدرسین ممتاز العلماء سید محمد تقی جنت مآب کے لئے جو اجازہ تحریر فرمایا تھا۔ اس میں آپ نے تذکرہ فرمایا کہ کتاب مناہج التدقیق ومعارج التحقیق کو میں نے نہایت عمدہ طرز وطریق پر تصنیف کیا ہے۔ اسے میں نے دلائل اور تنقیح مسائل سے پُر کیا ہے اور اقوال مختلفہ کے نقص وابرام کو ایسے نہج پر بیان کیا ہے کہ اہل حق نے اسے بہت پسند کیا۔ اس میں تدقیقات کا ایک حصہ بیان کیا کہ جو علماء اسلاف کی کتابوں میں نہیں پایا جاتا ہے لیکن بعض امراض کے عارض ہوجانے کے باعث وہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکی۔ انتہٰی اس کتاب کا مقصد ثانی احکام صلوٰۃ سے متعلق ہے۔ جس میں اوقات نماز یومیہ سے لے کر سلام تک کے احکام بیان ہوئے ہیں اور یہ ایک ضخیم جلد بن گئی ہے۔

۵: وجیز رائق

اجازہ مذکورہ میں خود حضرت علامہ فرماتے ہیں کہ ”وجیز رائق“ کو میں نے بہترین اور بلند پایہ طریقہ پر تالیف کیا ہے۔ احکام طہارت کا ایک شطر وافی اس میں تحریر کر دیا ہے۔ اس کتاب کا باب الطہارت طبع ہو چکا ہے۔

:٦ روضۃ الاحکام

حضرت علامہ نے اجازہ مذکورہ میں ہی تحریر فرمایا ہے کہ مقلدین کی ایک جماعت نے پرزور اصرار کیا تھا کہ ''روضۃ الاحکام'' کی تالیف کو انجام دیا جائے۔ مگر میں دیگر چند رسائل متفرقہ میں مشغول ہو گیا۔ اس وجہ سے اس کتاب کے اتمام کی نوبت نہیں آسکی۔ انتہٰی اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار مقاصد پر مشتمل ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس کا تعلق مسائل فقہ کے طالب کی بصیرت سے ہوتا ہے یا اصل مسائل فقہ سے۔ شق اول مقدمہ ہے اور شق ثانی میں اگر نیت شرط ہو تو عبادات کہلائے ورنہ اگر اس میں ایجاب وقبول دونوں متحقق اور موجود ہوں تو وہ عقود کہلاتے ہیں۔ اور اگر اس میں صرف ایجاب کا وجود ہو تو وہ ایقاعات کہلاتے ہیں اور اگر ایجاب وقبول میں سے کوئی بھی معتبر نہ ہو تو وہ احکام کہلاتے ہیں علم فقہ کے ارکان صرف یہی چار ہیں۔ انتہٰی کلامہ

مقدمہ بھی اور مقصد اول بھی کہ جو احکام طہارت، صلوٰۃ وصوم کے بیان میں ہے یہ مطبوع ہو چکے ہیں اور مقصد چہارم بھی طبع ہو چکا ہے کہ جو بیان میراث میں ہے۔

:۷ رسالہ مبسوط در احکام میراث بعبارۃ عربی۔

:۸ کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ مذکور۔

بعد ازاں اس کتاب کے ابواب کی فہرست تحریر کی ہے۔

:۹ رسالہ وسیلۃ النجاۃ فارسی در اصول دین تا آخر مبعث نبوت۔

:۱۰ رسالہ در بیان مسئلہ جلالۃ الطہارۃ۔

:۱۱ رسالہ منع از بیع مائعات نجس و متنجس۔

:۱۲ رسالہ طرد المعاندین در جواز لعن بر اہل نفاق۔

یہ رسالہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

:۱۳ حاشیہ بر ریاض المسائل مشہور بشرح کبیر بر کتاب الصوم و کتاب الھبہ و کتاب الصدقہ۔

:۱۴ تعلیقات بر شرح ہدایۃ الحکمۃ ملا صدر الدین شیرازی۔

:۱۵ رسالہ تحقیق النبۃ بین الحقیقۃ و المجاز۔

:۱۶ تفسیر سورہ الحمد۔ یہ نہایت ہی مبسوط تفسیر ہے۔

:۱۷ تفسیر سورہ بقرہ۔ از شروع تا چند آیات۔

:۱۸ تفسیر سورہ ھل اتیٰ علی الانسان۔

:۱۹ تفسیر سورۂ توحید۔

:۲۰ تفسیر آیہ کریمہ: کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ متضمن بر نقض کلام فخر رازی۔

:۲۱ المجالس المفجعۃ

:۲۲ الفوائد فی تنقیح العقائد۔ ملقب بہ افادات حسینیہ۔

یہ علامہ علیہ الرحمہ کی آخری تصنیف ہے، جو شیخ احمد احسائی اور اس کے شاگرد سید کاظم رشتی کے اقوال کی

تردید میں تحریر فرمائی۔

صاحب تذکرۃ العلماء نے مصنفات سید العلماء علیین مکان کے ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت علامہ کو شب وروز مسائل متفرقہ کے جوابات تحریر کرنے کا اتفاق ہوتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ بعض مسائل کی تفصیل پر کماحقہ خامہ فرسائی فرمادیتے۔لہٰذا اگر تمام مسائل کو جمع کیا جائے تو ان کی کئی ضخیم جلدیں بن جائیں گی۔اس طرح آپ نے بذریعہ مواعظ حسنہ جن مسائل عالیہ کی تشریح فرمائی، ان کا دامن بھی نہایت وسیع ہے لیکن علامہ رحمہ اللہ نے چونکہ ان چیزوں کی تدوین کا قصد نہیں فرمایا اس لئے ان کا تذکرہ نہیں کیا جاتا۔

کتابت قرآن مجید

باوجود مشاغل کی اس کثرت اور بہتات کے آپ بعض اوقات قرآن مجید کے متن کی کتابت کا ثواب بھی حاصل کرنے کی سعی اور کوشش فرماتے رہتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ آپ کے دست مبارک کا لکھا ہوا قرآن مجید کا ایک نسخہ حضرت علامہ علیہ الرحمہ کے پوتے عالم عامل فاضل کامل مجتہد علی الاطلاق المشہور بین الآفاق کریم ابن کریم جناب مستطاب سید محمد ابراہیم اعلی اللہ مقامہ کے پاس موجود پایا گیا جس کا خط بہترین خط تھا اور اس کے گرداگرد حضرت علامہ ہی کے دست مبارک کے لکھے ہوئے بکثرت حواشی موجود تھے اور اس کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی:

قد وقع الفراغ من کتابة القرآن المجید والفرقان الحمید بتائید الله سبحانه وحسن توفیقه علی ید اقل الخلیقة بل لا شئی فی الحقیقة اقل العباد عملا واکثرهم زللا ابن العلامة المرحوم الساکن فی جوار رحمة ربه الکریم السیّد دلدار علی رفع الله درجاته فی جنات النعیم السیّد حسین صانه عن کل شئ ورزقه شفاعة سیّد البشر رسول الثقلین صلی الله علیه وآله فکان ذلک یوم الاحد لخمس بقین من شهر جمادی الاخرة سنة ستة اربعین بعد الالف ومأتین من الهجرة النبویة علی الصادع بها الف الف تسلیم وتحیة۔

تائیدات الٰہیہ وکرامات ربّانیہ

صاحب تذکرۃ العلماء تحریر کرتے ہیں کہ حضرت علامہ نوراللہ مضجعہ واعلی اللہ مقامہٗ تائیدات ربانیہ سے مؤید اور فیوضات یزدانیہ کا مہبط تھے۔ ورنہ باوجود مشاغل کی اس کثرت اور طبع کے نحیف اور کمزور ہونے کے ایک فرد بشر سے کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ایسے کارنامے اس کے دست ہائے مبارکہ پر ظہور پذیر ہوں اور اتنی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرسکے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی حد تک صفات ملائکہ سے متصف کیا تھا کیونکہ آپ خورد ونوش اور کھانے پینے کے معاملہ اور راحت وآرام اور نیند وغیرہ کے سلسلہ میں بہت کم مقدار اور اقل قلیل صورت پر اکتفاء فرماتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ نہایت نحیف الطبع تھے۔ قد وقامت میانہ تھا اور چہرہ مبارک پر ہر وقت نورانیت برستی رہتی تھی۔ رخ انور سے

نور ساطع ہوتا دکھائی دیتا تھا۔ اس کمزوری اور ضعف کی صورت میں شب و روز تصنیف و تالیف تدریس وموعظہ وحل مسائل وغیرہ میں مصروف رہنا ہی اگر چہ اپنے مقام پر ایک خارق عادت امر اور کرامت کی شان رکھتا ہے لیکن یہی نہیں اس کے علاوہ آپ سے جو کرامت صادر ہوئے لکھتے ہیں ان کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

اسوۃ المتکلمین قدوۃ المجتہدین اکرم الناس مفتی سید محمد عباس قدس سرہ کتاب اوراق الذہب میں تحریر کرتے ہیں کہ لکھنؤ میں ایک سال حبس باراں ہوگیا بارش رک گئی۔ لوگوں نے درگاہ رب العزت میں تضرع اور زاری شروع کی۔ حضرت علامہ سید حسین علیین مکان اعلی اللہ مقامہ نے صحرا میں جا کر نماز استسقاء باجماعت ادا کی ابھی آپ نے چادر کو حرکت نہ دی تھی کہ بارش شروع ہوگئی اور اتنی کثرت سے مینہ برسا کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہوگیا۔

وفات حسرت آیات

باوجود ضعف ناتوانی کے بطریق مذکور مشقتیں اور تکالیف برداشت کرنے کے باعث متعدد امراض وعوارض لاحق ہوگئے بالآخر روحانی صدمات اور جسمانی امراض کی تاب نہ لا سکے اور شب شنبہ سترہ ماہ صفر ۱۲۷۲ھ ندائے **یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃً مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی**، پر صدائے لبیک بلند کردی اور عالم قدس کو رحلت پذیر ہوگئے۔

آپ کی نماز جنازہ کے لئے اس کثرت سے لوگوں کا اجتماع اور اژدھام ہوگیا کہ لکھنؤ کی تاریخ میں اتنا اجتماع کسی کے جنازہ پر دیکھنے میں نہیں آیا تھا۔ سب سوچنے لگے کہ کس مقام پر نماز جنازہ ادا کی جائے۔ جس میں اس قدر آدمیوں کا انبوہ سما سکے۔ بالآخر تجویز کیا گیا کہ نواب آصف الدولہ کے امام باڑہ کے صحن میں نماز جنازہ ادا کی جائے جو کہ شہر لکھنؤ کی عمارتوں میں سے سب سے بڑی اور وسیع ترین عمارت ہے چنانچہ آپ کے برادر بزرگ حضرت مولانا سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب اعلی اللہ مقامہ نے اسی امام باڑہ آصفیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور امام باڑہ غفران مآب میں غربی حجرہ میں اپنے والد ماجد غفران مآب رضوان اللہ علیہ کی پائنتی کی جانب مدفون کردیئے گئے تا حال سنگ سفید کی ایک لوح اور چوب صندل کی ضریح قبر اقدس پر نصب ہے۔ مدت عمر اکسٹھ سال دو ماہ اور تین روز ہوتی ہے۔

تقریظ وقطعات تاریخ

از رشحات قلم فیض رقم عالی جناب معلی القاب حبر علام نحریر فہام مفتی ملت بیضاء محافظ شریعت عزا اسوۃ المتکلمین قدوۃ المجتہدین اکرم الناس مفتی محمد عباس دامت ایام افاداتہ وافاضاتہ۔

اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم گل سر سبد کلمہ وکلام ونور حدیقہ دین واسلام حمد خداوند

منعام است که از توفیقاتش دریں ایام برکت التیام جلد امامت از حدیقۀ سلطانیه که روضۀ ایمانیه ومنجملۀ تصانیف محقق علامه ومدقق فهامه سید العلماء والمجتهدین مشید ارکان دین مرجع الانام کافل الارامل والایتام الشهیر فی العجم والعرب المذکور مناقبه فی اوراق الذهب مولی الخافقین المعروف فی المشرقین سمی ابی عبدالله الحسین مولانا السید حسین اعلی الله مقامه واکرمه فی دارالمقامه می باشد باحتمام ومساعی جمیله عالی شان والا دودمان زبدة السادات مولوی سید حسین ایده الله بالأئمة المصطفین در قالب طبع ریخته شد الحق که این کتاب مستطاب مشتمل برفوائد بے حساب ونادرۀ روزگار ولطافت متانتش کالشمس فی رابعة النهار برنظار آشکار ومستغنی از اظهار وطعبش موجب احیاء ذکر جناب علیین باب وباعث رضا رب الارباب وخوشنودئ ائمه اطهار سلام الله علیهم مااتصل اللیل والنهار است والحمد لله علی نواله والصلوٰة علی محمد وآله۔

قطعہ تاریخ بتخریج یک سال

شده شهره کتابی که ثواب در جر طبعش
گل عیش جادوانی بدہند در قیامت
بمصنفش چه پرسی که ملک کند سلامش
بغلک رسیده نامش بجلالت وشهامت
زادب فگنده سر را قلم نه سال طبعش
چه بهار تازه کا مد لحدیقۀ امامت

قطعہ دیگرے بے تعمیہ

فرح بخش است سلطانی حدیقۀ
ز گلهائے عبارات انیقه
مصنف سید علامه بود
که بنوشت این مضامین دقیقه
سمیش ریخته در قالب طبع
که از بهر شیوع است این طریقه
بقرط زر که در معدن نهاں بود
مزین گشت بر صاهب سلیقه
بود نام ونشاں وسال طبعش
کرامات مصنف فی الحقیقة
برآمد مصرع تاریخ طبعش
بشد شائع امامت از حدیقه
۴ ۰ ۳ ۱ ھ

ترجمہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ چمن دین اسلام کا غنچہ اور گلہائے کلمہ وکلام کے ظرف کا بہترین پھول۔ منعم حقیقی خداوندعالم کا حمد وشکر ہے کہ ان بابرکت ایام میں اس کی توفیقات شامل حال ہونے کے باعث کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ کی جلد امامت جناب والا شان عالی خاندان زبدۃ السادات مولوی سید حسین ایدہ اللہ بتصدق آئمہ ھدی کے اہتمام اور مساعی جمیلہ سے مطبوع ہو چکی ہے کہ جو حدیقہ سلطانیہ ایک روضۂ ایمانیہ ہے اور جناب محقق علامہ مدقق

قہامہ سید العلماء والمجتہدین مشید ارکان دین۔ مرجع ہر خاص وعام کفیل بیوہ گان وایتام شہیر عجم وعرب کے جن کے محامد ومناقب اوراق الذہب میں مذکور اہل مشرق ومغرب کے رہبر مشارق ومغارب میں شہرت یافتہ حضرت جناب امام ابی عبداللہ الحسین ۔ کے ہم نام ہیں یعنی جناب مولانا سید حسین اعلی اللہ مقامہ واکرمہ فی دارالکرامہ کے تصنیفات میں سے ہے بے شک یہ کتاب مستطاب بے شمار فوائد پر مشتمل اور نادرۂ روزگار ہے اس کی لطافت اور متانت اظہار سے مستغنی اور دیکھنے والوں کے لئے مثل الشّمس فی رابعتہ النہار واضح اور آشکار ہے اس کا طبع ہوجانا جناب مصنف علام سید حسین علیین مکان کے ذکر عالی کے احیاء کا موجب اور جناب رب العزت خداوند عالم کی خوشنودی اور آئمہ اطہارؑ آلی ابدالاباد کی رضامندی کا باعث ہے۔ **والحمدللّٰہعلی نعمہ والصلوٰۃ علی محمد وآلہٖ۔**

قطعہ تاریخ بذریعہ تخرج یک سال

اس کتاب مستطاب کو انتہائی شہرت حاصل ہوئی کیونکہ اس کے طبع ہونے کا ثواب بروز قیامت زندگی جاوید کا خوشبودار پھول عطا کیا جائے گا اس کے مصنف علام کی کیا پوچھتے ہیں اس پر تو فرشتے سلام کرتے ہیں اور اس کا نام عظمت وجلالت کے باعث آسمان تک رسائی حاصل کرچکا ہے چونکہ کتاب مذکور کی طباعت کے سال چمن امامت میں تازہ بہار آگئی ہے اس لئے میرے قلم نے ازروئے ادب سر تسلیم خم کردیا ہے۔

دوسرا قطعہ بغیر ابہام

ترجمہ:

حدیقۂ سلطانیہ اپنی عمدہ عبارتوں کے خوشنما پھولوں کے باعث فرحت بخشنے والا ہے اس کا مصنف کہ جس نے یہ مضامین دقیقہ سپرد قلم کئے ہیں۔ بے شک بہت بڑا عالم اور سید تھا۔

مصنف علام کے ہم نام دوسرے ایک سید نے اسے طبع کرایا کیونکہ کسی کتاب کے فائدہ کو عام اور شائع کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

ہر صاحب سلیقہ اس کتاب کے طفیل سونے کے ایک ایسے گوشوارے سے مزین ہوگیا کہ جو پہلے قلب مصنف کی کان علم میں پنہاں تھا۔ اس کتاب کی طباعت اور اس کا نام ونمود درحقیقت مصنف کے کرامات میں سے ہے اس طباعت کی تاریخ کا یہ مصرع ظاہر ہوا کہ بشد شائع امامت از حدیقۂ ۱۳۰۴ھ

جناب حضرت علامہ مفتی محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ نے جب کتاب مستطاب حدیقہ سلطانیہ کی تاریخ کے متعلق مذکورہ بالا دوقطعات ارسال کئے تھے تو ساتھ ہی مفتی صاحب مرحوم نے ایک خط بھی ارسال کیا جس کی نقل درج ذیل ہے:

اصل

عالی مرتبت والا منزلت مصدرلطف ومحبت زادہ عطفہ بعد سلام بااکرام ملتمس آنکہ الوکہ ولاد مبسوکہ طلاء اعنی انیقہ نمیقہ وتعلیقہ

رشیقه رسید وسرور موفور بخشید در طبع حدیقه سلطانیه که کتابے است عزیز الوجود بذل جهد نموده اند۔ اذاں خیلے مسرور گردیدم انشاء اللّٰه اجر ایں ہمت وخلوص نیت از بارگاہ رب العزت بروز قیامت خواہند یافت۔ نحیف باوجودیکه در مکاره وآلام واقسام اسقام گرفتارم ودل ودماغ حاضر بتاریخ گوئی ندارم اما باستماع ایں مژدۂ روح پرور وخبر فرحت اثر بالاستعجال دوتا قطعۂ تاریخ انشا کردم۔ وہمیں روز تقریظ ہم تحریر نمودم چنانکه مصحوب ایں خط بملاحظ خواہد رسید اما بسبب آنکه در ڈاک خانه تعطیل بود تعویق افتاد وتاخیر روداد فقط۔

السید محمد عباس عفی عنه

از مٹیا برج کلکته ۸/ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ

(خط دیگر کا متن)

جناب علامه مفتی محمد عباس اعلی اللّٰه مقامه عالی مرتبت والا منزلت مصدر لطف ومحبت سلالته الائمة المصطفین صین عن کل شین۔ بعد سلام بااکرام ملتمس آنکه مدتیست که جواب خط سامی مع تقریظ دو تا تاریخ فارسی نگاشتم دارساں داشتم وخیال کردم که شاید نرسیده وتلف گردیده مگر پریروز از مکتوب مرغوب مفصل معلوم شد که خیلے مسرور ومحبور شده اید فالحمدلله علی ذلک لکن ازیں نامه محبت شمامه که سطر سطرش مودت خیز وعطف در آفت انگیز بود۔

معلوم شد کی احباب اطیاب تاریخ وتفریظ عربی می خواہند بسبب کثرت مشاغل و توارد مسائل ورسائل وصنعت وناتوانی وغایت بے سامانی که دارم چه بگوئیم وچه نویسم بہرحال در استعجال وتوزع بال یک تقریظ مع دو تا تاریخ عربی نگاشته میفر ستم اگر لطفے دراں نیست عیاں را۔ حاجت بیاں نیست فان العذر واضح صریح فاین الفکر الصحیح واگر ہست خیلے عجب است واین تاریخ وتقریظ را مع اعراب وحواشی چاپ سپارند فقط السید محمد عباس عفی عنه۔ از مٹیا برج کلکته یازدہم جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ

ترجمه

بعد از سلام با اکرام عرض ایں کہ محبت نامہ سبیکہ زریعنی جناب والا کا خوبیوں اور کمالات سے پُر مکتوب گرامی موصول ہو کر بکثرت مسرت اور شادمانی کا باعث ہوا۔ کتاب عزیز الوجود حدیقۂ سلطانیہ کی طباعت کے لئے سعی بلیغ سے کام لیا گیا ہے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اس ہمت اور خلوص کا اجر انشاء اللہ بروز قیامت حاصل ہوگا۔ یہ کمزور وناتواں، اگر چہ گوناگوں تکالیف وآلام اور قسما قسم کی بیماریوں اور اسقام میں مبتلا ہے اور تاریخ گوئی کے لئے دل ودماغ حاضر نہیں۔ تاہم اس روح افزا خوش خبری اور مسرت آور خبر کے سنتے ہی بڑی شتابی اور عجلت سے تاریخ کے متعلق دو اور قطعات تیار کر دیئے ہیں اور اسی روز کتاب

مذکور کے متعلق تقریظ کو بھی سپرد قلم کر دیا۔ چنانچہ حضور والا اس خط کے ساتھ ان ہر دو اشیاء کو بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ چونکہ ڈاک خانہ میں تعطیل تھی اس رکاوٹ کے باعث قدرے تاخیر ہوگئی۔ فقط

السید محمد عباس عفی عنہ از مٹیابرج کلکتہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۰۴ھ

ترجمہ

ایک دوسرا خط بھی ارسال کیا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

جناب عالی مرتبہ بلند منزل مہر ومحبت کے مصدر برگزیدۂ آئمہ اطہار کی اولاد، ہر عیب سے محفوظ جناب کی خدمت میں پس از سلام واکرام التماس ہے کہ مدت ہوئی گرامی نامہ کا جواب مع تقریظ اور دو عدد قطعات تاریخ بزبان فارسی لکھ کر ارسال کیا تھا اور خیال ہوا کہ شاید وہ ضائع ہوگیا ہے۔ خدمت حضور میں نہیں پہنچ سکا لیکن پرسوں جناب والا کے نامہ سے مفصل معلوم ہوا کہ حضور تقریظ اور قطعات مذکورہ کے باعث بہت خوش ہوئے ہیں اور جناب نے بڑی مسرت وبہجت محسوس کی ہے فالحمد للہ علی ذٰلک لیکن اسی نامۂ محبت شمامہ سے کہ جس کی ہر ہر سطر مودت خیز اور مہر ورافت انگیز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ احباب اطیاب کی خواہش اور تمنا ہے کہ تقریظ وتاریخ بزبان عربی تحریر کروں ضعف وناتوانی اور انتہائی بے سروسامانی کے ساتھ ساتھ کثرت مشاغل اور مسائل ورسائل کا جو توارد وتسلسل دامن گیر ہے اس کے سبب ظاہر ہے کہ کیا کہہ سکتا اور کیا لکھ سکتا ہوں؟

بہرحال پریشانی اور عجلت کی حالت میں ایک تقریظ اور دو عدد قطعات تاریخ عربی میں سپرد قلم کر کے ارسال کر رہا ہوں۔ اگر ان میں کوئی خوبی اور لطف نہ ہو تو اس کی علت اس قدر واضح ہے کہ عیاں زا چہ بیان؟ کیونکہ عذر صراحۃً ظاہر ہے۔ لہٰذا فکر صحیح کیسے میسر آ سکتا ہے۔ اور اگر یہ کسی خوبی کے حامل ہیں تو پھر حالات بالا کے پیش نظر یہ ایک انتہائی تعجب خیز امر ہے۔ تاریخ مذکور اور تقریظ ہر دو کو اعراب اور حواشی کے ساتھ چھاپنے کا اہتمام کیا جائے۔

السید محمد عباس عفی عنہ

از مٹیابرج کلکتہ، ۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ

تقریظ بزبان عربی

از جانب مفتی محمد عباس اعلی اللہ مقامہ

اصل

بشریٰ لکم یا معشر الشیعه الامامیه قد شا ع کتاب الامامة من الحدیقه السلطانیة للامام الهمام حجة الاسلام المقیم بدر الاسلام سید العلماء الاعلام سمی سید الشهداء علیه السلام وھو کتاب مستطاب مشتمل علی مباحث دقیقه فی عبائر رشیقه خلت عنها الکتب العتیقة فانعموا النظر فیه وتربروا ما فی مطاویه ومحاویه فانه الدین القویم والصراط المستقیم۔ فاستندوا الیه واعتمدوا علیه واتبعت هذاالتقریظ بتاریخین فی القریض احدهما خال عن التکلف والتوطة وثانیهما وان اشتمل علی التعمیة لکونه ناقصا

محتاجا الى التتميم منجبرا بعدد وحرف الجيم لكنه لاشعاره بالمصنف والمصنف والسلالة وايمائه الى الطبع ارغب واوفق بالطبع مع ان مثل هذه التعمية الجديدة لطيف لذيذ لما فيها من الخلفاء والايهام التشحيذ۔

قطعۂ تاریخ

طوبى لسلطان الحدائق اند
فيض جرى من سيد العلماء
باب الامامة شيدت اركانه
بيراع خبر ذى يد بيضاء
ہو فى حديقه جنته ورياضه
مخضرة الاغصان فى الغبراء
قد ضل ناس كالعلاة وغيرهم
فى كل واد كاتم الارجآء
يا طالبا للحق ارخ طبعه
الحق باب[1] حديقة غلباء[2]
قد كان مكتوبا ومكتوما
فبا لطبع اجتلى كالليلة القمراء
قبذلت اقصى[3] الجهد فى تاريخه
شاعت حديقة افقهه الفقهاء

۱۳۰۱
۳
۱۳۰۴ھ

[1] قوله باب حديقة غلباء غلباء باغى باشد كه درختانش باہم پيوسته باشند منه قوله تعالىٰ وحدائق غلباء چونكه حديقۂ سلطانيه مثمر ثمرات عظام وكثرة المباحث ومتسق النظام وگويا كه باب دار السلام است اين صفتها برائش خيلى مناسبت دارد وحدائق بہشت عنبر سرشت را كه دريں آيه مذكور است ياد مى آرد ۱۲ مدظله۔

(۲) بمزه اگرچه ملفوظ مى شود ولكن در تاريخ محسوب نيست بلكه نزد اساتذه محققين مثل خليل مكتوب نيست۔ عنه

(۳) معناه اللفظى واضح واما المعنى بالتطرائى المعمى فهوأ فى زادت فى التاريخ عدد حرف المجيم فان الاقصى معناه الاعلى جمعه الاقاصى فى مقابلة الادنى واقصى اللفظ اعلاه أى الحرف الاول منه كما ان ادنى اللفظ معناه حرف الاخير ولذا أرخ مغلوبية الروم بقوله تعالى غلبت الروم فى ادنى الارض وهو الضاد فاقصى لفظ الجهد الجيم وبذلها فى التاريخ صرف عدد هافيه۔ ۱۲ عنه ظله التعالى

ترجمہ

اے شیعہ امامیہ! تمہیں خوشخبری ہو کہ حدیقہ سلطانیہ کی کتاب الامامۃ شائع ہوچکی ہے جو امام ہمام حجۃ الاسلام مقیم ''جنت'' دار السلام سید العلماء الاعلام حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے ہم نام یعنی آقائے سید حسین علّیین مکان اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے اور وہ ایسی پاکیزہ کتاب ہے جو دقیق بحثوں، پیاری عبارتوں، فصیح اور سلیس الفاظ میں عمدہ نکات اور ایسی پختہ ومحکم تحقیقات پر مشتمل ہے کہ جن سے کتب اسلامی خالی تھیں لہٰذا اس میں

غور و خوض کے ذریعہ تمہیں داد فکر دینا چاہئے اور اس کے مضامین و مفاہیم کے متعلق خوب سوچ و بچار اور حسن تدبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ یہ کتاب دین قویم اور صراط مستقیم ہے۔لہٰذا اس پر اعتماد اور بھروسہ کر کے اس کی جانب اپنے آپ کو منسوب کرنے کا شرف حاصل کیجئے۔

اس تقریظ کے بعد میں نے بذریعہ کلام منظوم اس کی تاریخ کے دو عدد قطعات سپرد قلم کئے ہیں جن میں سے ایک تو تکلف اور تمہید سے خالی ہے اور دوسرا اگرچہ ایک اغلاق اور تعمیہ پر مشتمل ہے کیونکہ وہ ناقص ہونے کے باعث عدد حرف جیم کو تاریخ میں شمار کرنے کی طرف احتیاج رکھتا ہے لیکن یہ تاریخ طبیعت کے زیادہ موافق اور مناسب ہے کیونکہ یہ مصنف کتاب کے خاندان اور کتاب اور اس کی طباعت کی طرف اشارہ کرتا ہے علاوہ ازیں اس قسم کا اغلاق اور چیستاں ہونے کی صورت بطرز جدید زیادہ لطیف اور لذیذ شمار ہوتی ہے کیونکہ اس میں خفاء ابعام اور تشحیذ کی چاشنی موجود ہے۔

ترجمۂ قطعۂ تاریخ

سلطان الحدائق کو خوشخبری نصیب ہو کہ سید العلماء کی طرف سے فیض جاری ہوا ہے۔ایک عالم نحریر کے قلم سے کہ جو ید بیضا رکھنے والا ہے باب امامت کی بنیادیں استحکام پذیر ہوگئی ہیں۔وہ خود جنت فردوس میں سکونت پذیر ہے مگر اس کے مضامین عالیہ کے باغات روئے زمین پر سبز اور شاداب ہیں۔غالیوں وغیرہ کے ایسے لوگ بے شک تاریک وادیوں میں بھٹک گئے ہیں اے طالب حق طباعت کتاب مذکور کی تاریخ بیان کرو۔بے شک وہ سرسبز جنت کا دروازہ ہے ایک زمانہ میں گو وہ لکھی جا چکی تھی لیکن عدم طباعت کے باعث پردہ پوش تھی۔اب طباعت کے ذریعہ وہ چاندنی رات کی طرح روشن ہوگئی ہے۔اس کی تاریخ کے بیان میں میں نے اپنی پوری کوشش صرف کی کہ اعلم علماء افقہ فقہاء کی کتاب حدیقہ شائع ہوگئی۔

۱۳۰۱
۳
۱۳۰۴ھ

۱۔ غلباء: اس باغ کا وصف ہے جس کے درخت سرسبز اور باہم پیوست ہوں اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وحدائق غُلبا۔ چونکہ کتاب حدیقۂ سلطانیہ باعظمت ثمرات کا فائدہ دینے والی، بکثرت مباحث پر مشتمل اور موزوں و مناسب نظم و نسق رکھنے والی ہے لہٰذا گویا کہ وہ دار السلام اور جنت الفردوس ہے۔لہٰذا یہ صفت یعنی غلباء اس سے بڑی مناسبت رکھتی ہے اور بہشت عنبر سرشت کے جو باغات اس آیت مبارکہ، وحدائق غلبا میں مذکور ہیں۔ یہ کتاب ان کی یاد تازہ کر دیتی ہے۔

۲۔ ہمزہ اگرچہ پڑھا جاتا ہے لیکن تاریخ میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ خلیل کے ایسے اساتذہ محققین کہ ہاں یہ لکھا بھی نہیں جاتا۔

قولہ بذلت اقصی الجہد الخ: اس کا لفظی معنی واضح ہے، رہا اس کا چیستاں ہونے کے لحاظ سے معنی تو وہ یہ ہے کہ میں نے تاریخ میں حرف جیم کے عدد کو زیادہ کیا ہے کیونکہ

اقصیٰ کا معنی ہے اعلیٰ۔جمع اس کی اقاصی ہوتی ہے۔اس کے مقابلہ میں ادانی کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔اقصی اللفظ سے لفظ کا اعلیٰ حرف یعنی پہلا حرف مراد ہوتا ہے جیسے کہ ''ادنی اللفظ'' سے لفظ کا حرف آخر مراد ہوتا ہے۔اسی وجہ سے مغلوبیت روم کی تاریخ آیت پاک ''غلبت الروم فی ادنی الارض'' سے بیان کی گئی۔کیونکہ ''الارض'' کا ادنی حرف ضاد ہے لہٰذا لفظ ''الجہد'' کا اقصی حرف جیم ہے اور تاریخ میں اس کے بذل سے مراد اس کے عدد کو تاریخ میں شمار کرنا ہے۔ ۱۲ مدظلہ العالی۔

۲: تقریظ دلپذیر از رشحات خامہ فیض شمامہ جناب مستطاب معلی القاب فاضل کامل عامل کامل، فقیہ بادل مقتدائ عادل جماع معقول ومنقول حادی فروع واصول بارع علام مجتہد انام السید محمد ادام اللہ فیفہ عنہ خلف ارشد زبدۃ الفضلاء عمدۃ الفقہاء المولوی السید علی شاہ رحمہ اللہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نوالہ وصلی اللہ علی بینی حرامہ وحلالہٗ محمد وآلہٖ وبعد فان الکتاب الموسوم بالحدیقۃ السلطانیہ فی العقائد الایمانیہ من مصنفات السید الامام الھمام علم اعلام وحجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ اللہ البالغۃ فی الارضین وحامی حمی الدین وماحی آثار المفسدین عماد العلماء والمجتھدین ضیاء الفقھاء والمتکلمین وسلالۃ الاخیار المصطفین مولانا سید العلماء السید حسین قدس اللہ روحہ الزکیہ کتاب شریف ومصنف منیف الطری علی العجب العجاب احتوی علی الفصل الخطاب ومیز القشر عن اللباب والخطا عن الصواب ببیانات نافعہ للخاص والعام وتقریبات قریبۃ الی الافھام واحتجاج یقطع لسان الجاحدین وحجاج تکشف عن لجاج المعاندین واولہ تقضم ظھور الملحدین وترغم معاطس اعداء الدین ولا بدع ولا عجب فاندمن افادات مثل ذلک العلامۃ المھذب وجذیلھا المحکک وعذیقھا المرجب رجل الرجال وواحد الاحاد وھم اھل بیت لولاھم فی ھذہ البلاد۔

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اللہ تعالیٰ کی نعمت پر اس کا حمد وشکر ہے۔اللہ والوں پر اور اس کے حلال وحرام کو واضح کرنے والوں یعنی محمد وآل محمد پر اللہ تعالیٰ کا درود وسلام ہو۔

بعد از حمد وصلواۃ واضح یاد کہ کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ فی العقائد الایمانیہ جناب والا شان آقا سید امام ھمام، علم الاعلام حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی المعالمین حجۃ اللہ البالغہ فی الارضین۔

عزت دین کے حامی آثار مفسدین کو مٹانے والے عماد العلماء والمجتہدین سناد الفقہاء والمتکلمین برگزیدگان خدا آئمہ ہدیٰ ؑ کی اولاد حضرت مولانا سید العلماء السید حسین قدس اللہ روحہ الزکیہ کی تصانیف میں سے ایک بلند مرتبہ اور عالی شان کتاب ہے۔جو عجیب اور فیصلہ کن مضامین پر مشتمل ہے۔اس نے باطل کو حق سے اور غلط کو صحیح سے ایسے بیانات کے ذریعہ ممتاز کر دیا ہے جو ہر خاص وعام کے لئے نافع اور مفید ہیں اور ایسے براہین قائم کئے ہیں جو ہر انسان کے لئے

مطالب کے سمجھنے میں سہولت کا باعث ہیں۔ اور ایسے استدلالات پیش کئے ہیں جنھوں نے منکرین کا ناطقہ بند کردیا ہے اور ایسے طریقہ پر حجت قائم کی ہے جس سے معاندین کی ہٹ دھرمی واشگاف ہوگئی ہے اور ایسے دلائل پیش کئے ہیں جنھوں نے ملحدین کی کمریں توڑ دی ہیں اور دشمنان دین کی ناک کو خاک میں رگڑ دیا ہے اور یہ کوئی انوکھا اور خلاف توقع امر بھی نہیں کیونکہ یہ ایسے علامہ دہر کے افادات ہیں جو اس میدان کا مانا ہوا شہسوار اور اس وادی کا ایسا بے نظیر تجربہ کار ہے کہ جو اپنی مثال آپ ہے اور یہ اس خاندان عالی کا فرد فرید ہے۔

لما قام للدین عمود ولا خضربه عود۔ ولهم اسوة فی هذه الحدود۔ فجدد وهم خیر الجدود واولیاء الملک الودود سلام اللّٰه علیهم ما فاح عود وناح الرعود وهذا الباب الرابع من الکتاب فی امامة الآئمه الاطیاب کان عزیز الوجود ولا تیسیرالا بعد الفحص والاستکتاب وامتدت الیه اعناق الطلاب فوفق اللّٰه السید الخیر الصفی السید حسین الموسوی الرضوی حیث اهتم بطبعه واشاعته وبالغ فی تصحیحه ومقابلة فلله دره ولا نشل عشره وعظم اجره وکتب الفقیر الی ربه الاسیر بذنبه ابوالحسن بن علی تجاوز اللّٰه عن زلاتهما بسادتهما ولاتهما۔

کہ اگر وہ ان ممالک میں نہ ہوتے تو ان دیار میں نہ دین کا ستون قائم ہوتا اور نہ ہی شجرۂ اسلام کی شاخ سرسبزہ ہوسکتی۔ وہ ان اطراف میں اپنے آباء واجداد کے تصدق مخلوق خدا کے ہادی ہیں جو خداوند عالم کے اولیاء ہیں ان کی ذوات مقدسہ پر تا قیام قیامت درود وسلام ہو۔ یہ اس کتاب کا چوتھا باب ہے جو آئمہ اطہار ؑ کی امامت کے بیان میں ہے۔ یہ کتاب انتہائی کمیاب تھی۔ بڑی جستجو اور کوشش کے بغیر دستیاب نہیں ہوسکتی تھی خواہشمند طالبین کی گردنیں اس کے متعلق ہمیشہ دراز اور فراز رہتی تھیں اللہ تعالیٰ نے ایک برگزیدہ ہستی جناب سید حسین موسوی رضوی کو اس کے متعلق موفق کردیا کہ آپ نے اس کی طباعت اور اشاعت کا اہتمام فرمایا اور اس کی تصحیح اور مقابلہ کے متعلق بڑی ہمت اور جانفشانی سے کام لیا اس سلسلہ میں ان کے کمال کا کیا کہنا بے شک آپ نے ایسا کارنامہ انجام دیا جو اجرِ عظیم کا موجب ہے۔

یہ چند حروف سید ابوالحسن بن علی نے سپرد قلم کئے کہ جو اپنے پروردگار کی طرف ہر رنگ اور ہر آن میں محتاج اور اپنے گناہوں میں گرفتار ہے اللہ تعالیٰ ان باپ بیٹا دونوں کے گناہ اور خطائیں بتصدیق آئمہ ھدیٰ معاف کرے۔

بیان آقائے سید ناصر حسین اعلی اللہ مقامہٗ

عبارت بلاغت آگیں والفاظ دلنشیں، چکیدہ کلک جواہر سلک ادیب ماہر، بحر ذاخر، فاضل کامل، عالم عامل، مجمع معقول ومنقول، منبع فروع واصول المولوی السید ناصر حسین ادامہ اللہ بدوام النیرین۔

آپ کی تحریر چونکہ کافی طویل ہے لہٰذا اختصاراً ذیل میں اس کے چند اقتباسات کا تذکرہ کیا جاتا ہے بعد از تمہید آپ کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ کی مدح سرائی میں یوں رقم طراز ہوتے ہیں:

دریں زمان فرحت اقتران۔ بل از محاسن

وبرکات ایام۔ ومکارم وهورا عوام۔ باب چهارم از کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیه ورسائل ایمانیه که بوجه تقالیب ادوار زمان وفقدان انصار واعوان بقالب طبع در نیامده وکسوت شهرت نه پوشیده بود بجلوه گاه ظهور، درآمده قدرت ذو الجلال ملاحظه کرد نیست که از اشتهار این کتاب خش وخار تربات اہل خلاف بے انصاف مثل ملل ونحل ایشان، کرماد اشتدت به الریح وبناء مقالات پرتدلیسات ایشان اوهن من بیت العنکبوت صریح گرویده۔ پایه نهایته العقول در رفتار طریق صعبش عارج وتوصیف ترصیغش از ناطقه زبان خارج می باشد کتاب است یا بحر مسجو رد روض ممطور صفحاتش وجنات حور سطورش قلائد نحود عنا دل مضامین ر شیعته برافنان الفاظش نغمه زن وجلاجل دقائق شریعته براغصان معانیش ترنم فگن، در سواد خط وکتابت آب حیات وہنگام طوفان سفینة النجات روش شعلۂ که از حوعاث هفوات اہل عددان مصون تابندۂ چراغی که از اول تا آخر از گزند انفاس ارباب استنان مامون، علم وجوہر کمال راجانی۔ وجان فضل وعلم را تاب وتوانی مالا مال انشاں ریاحین نادره که نرگس را ازبرائے مقدمش انتظارے وبوستان خلد عنوان را بسی شرم ساری، بل از شوق دیدارش دیدہائے نرگسہا بیدارہا وباشتیاق جمرش گلہا بر بستر خارہا۔ مجموعه فرائد ایمانی لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان گنجیند پر از ذخائر کانهن الیاقوت والمرجان۔ فقرات آبدارش حدائق پر از ازہا وانوار، وسطور وبینش کانہا جنات تجری من تحتہاالانہار ہر حرف این کتاب طبع ومرغوب کاند حیات القلوب، ہر فصلش تماشائی فصل بہارے۔ ہر بابش باب رحمت باری۔ سبحان اللّٰه این در شہوار نادرته الأدوار، نادیدۂ چشم فلک وناشنیده گوش ملک از تصنیفات وتالیفات سید علام سر آمد متکلمین عظام۔ نخل بند حدیقه براہین۔ چمن آرائے گلین کشف الحق والدین۔ المويد من الله الجليل مشرف بتشریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ محدوح قدسیان اطباق خضراوی مسلم الثبوت میان انام غبراوی، واسطۂ عروج سلامیم قرب الٰہی زینت افزائی اریکه اوامر ونواہی وبمفاد واما بنعمة ربک فحدث ریزنده قطرات علوم بکام مستحقین از منبع دانش ویقین وبمضمون واما السائل فلا تنهر بخشنده خزائن علوم بکمال جود وسخا بسالین پیشوائی اہل ایمان، رہنمائے طریق ایقان، خضر راه شریعت ہادی طریق حقیقت، موسس ارکان شرع نبوی، مشید بنیان آئین وآداب مصطفوی، منصور درمعرکۂ مناظره، غالب بر جنود فلاسفه واشاعره برآرندہدود خیالات فاسده از دماغ ہواخاہان شوکت عمریه بیک شعله، افگنی ضربت حیدریه خامه اش مانند صمصام قاطع لسان منکرین امامت آئمه اطہار را قلم می نماید۔ وچوں ذوالفقار از خود زبان خود ترانۂ توصیف لسان الحق می سراید۔ تحقیقات

مشائیاں پیش افاداتش ہمچوں قیل وقال اطفال دبستاں وتوجیہات اشراقیاں در مقابلہ اضافاتش چوں نورِ چراغ پیش آفتاب درخشاں ہنگام گرمی آورد بازار حکمتش متاع ہر فلسی کا سد وقت باریدن سحاب حجتش آتش فتنہ انگیزی ہرا شعری خامد۔

ازاں بعد مصنف علام کی مدح میں چند اشعار زیب قرطاس کرتے اور پھر لکھتے ہیں۔ اعنی علامۂ روزگار وارث آئمہ اطہار مولی الخافقین آقا سید حسین علیین مکان اعلی اللہ مقامہ فی علیین مع آئمہ الطاہرین الھدین۔

اس طرح مصنف علام کی مدح وثنا کرتے ہوئے، آخر میں ان الفاظ کے ساتھ دعائیہ فقرہ تحریر کرتے اپنی تقریر دل پذیر کو ختم کر دیتے ہیں۔

اس مسرت وشادمانی کے زمانہ میں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زمانہ کے برکات اور خوبیوں کے باعث کتاب مستطاب حدیقۂ سلطانیہ ورسائل ایمانیہ کا چوتھا باب چھپ کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ جو کہ قبل ازیں انقلابات زمانہ اور فقدان اعوان وانصار کے باعث طبع نہیں ہو سکا تھا، قدرت ذات ذوالجلال کا کرشمہ دیکھنے کے لائق ہے کہ اس کتاب کے شہرت حاصل کرتے ہی صاحب الملل ونحل کے ایسے بے انصاف اہل خلاف کے خرافات **"کرماد اشتدت به الریح"** کا مصداق بن کر اس راکھ کی طرح فنا اور برباد ہو گئے جس کے ذرات کو تیز آندھی اڑا لے گئی ہو اور ان کے وہ اقوال صاف طور پر مکڑی کے جالہ سے زیادہ کمزور ثابت ہو گئے جو انھوں نے مکر وزور کے ذریعہ تیار کئے ہوئے تھے انتہائی بلند عقل بھی اس کتاب کے دشوار گزار راستے میں عاجز ہے اس کے مضامین تک اسے رسائی نہیں ہو سکتی اور اس کی تالیف وتنظیم کے معیار کی وصف بیان کرنے سے زبان گویائی عاجز ہے۔ کیا یہ کتاب ہے یا علم کا بھرپور سمندر یا بارانِ رحمت سے سیراب شدہ تر وتازہ باغ ہے۔ اس کے صفحات حوران بہشت کے خوشنما چہرے ہیں اور اس کی سطریں پر رونق گلے کے ہار ہیں اس کے پیارے پیارے مضامین کی بلبلیں اس کے الفاظ کی شاخوں پر نغمہ سرائی کر رہی ہیں۔ اور گہرے اور دقیق مطالب اپنی سریلی آوازوں سے اس کے معنی کی خوشنما ٹہنیوں پر مترنم ہو رہے ہیں اس کے خط اور کتابت کی سیاہی میں آب حیات کی تاثیر ہے اور طوفان ضلالت میں یہ کشتیٔ نجات کا فائدہ دینے والی ہے۔ یہ ایسی روشن شمع ہدایت ہے کہ جو اہل عناد کے لغویات کے ضرر نقصان سے محفوظ ہے اور یہ ایسا جگمگاتا ہوا چراغ ہے جو اہلسنت کے پھوکوں کے ضرر اور نقصان سے محفوظ اور مامون ہے علم اور جوہر کمال کی یہ کتاب جان ہے۔ اور جان فضل وعلم کے لئے یہ بھرپور طاقت اور توانائی ہے۔ اس سے ایسے نادرۂ روزگار گل وپھول نمودار ہوئے ہیں کہ گل نرگس کو ان کا انتظار تھا۔ گلستان خلد نشان اس کی آب وتاب کو دیکھ کر اپنے مقام پر بے حد شرمسار ہو رہے ہیں بلکہ اس کے دیدار کے شوق کے باعث گلہائے نرگس کی آنکھیں پیوستہ کھلی اور بیدار رہیں۔ اس کے حسن وجمال کے اشتیاق میں ہر قسم کے پھول ایسے مضطرب اور بے چین ہیں کہ گویا کانٹوں کے بستر پر لیٹ رہے ہیں۔ یہ ایسے اچھوتے فصیح وبلیغ ایمانی الفاظ

ومعانی کا مجموعہ ہے کہ ان تک پہلے کسی فرد انس وجن کو رسائی نصیب نہ ہوسکی۔ یہ ایسے بیش قیمت مطالب کا بھر پور خزانہ ہے کہ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں اس کے پر رونق اور آب وتاب رکھنے والے فقرات تر وتازہ پھولوں اور غنچوں سے پر وباغات کا منظر پیش کرتے ہیں اس کی خوبصورت اور مزین ہر سطر ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جنت ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اس کتاب کا ہر حرف اس طرح دلربا اور پسندیدہ ہے کہ گویا دلوں کے لئے حیات اور روح رواں ہے اس کی ہر فصل موسم بہار کا نظارہ پیش کرتی ہے اور ہر باب رحمت خدا کا دروازہ ہے۔

سبحان اللہ یہ درشہوار یگانۂ روزگار جس کی مثل چشم فلک نے دیکھا نہیں اور گوش ملک نے سنا نہیں ایک ایسے سید علام کے تصنیفات وتالیفات میں سے ہے جو بڑے بڑے باعظمت علماء متکلمین کا سردار، باغیچۂ دلائل وبراہین کا باغبان کشف دین وحق کے چمن کو زینت وآرائش عطا کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ، حدیث: **علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل** کا صحیح طور پر عزت یافتہ، قدسیان فلکی ملائکہ آسمانی کا ممدوح، اہل زمین کے درمیان مسلم الثبوت باکمال، قرب الٰہی کے زینوں پر بلندی حاصل کرنے کا واسطہ تخت اوامر ونواہی کی زینت افزائی کرنے والا، ارشاد ربی : **واما بنعمة ربک فحدث**۔ کہ اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کیجئے۔ اس کے مطابق منبع دانش ویقین سے علوم عالیہ کے قطرات کا مستحقین کے کام ودہن میں بارانی کرنے والا، ارشاد الٰہی: **واما السائل فلا تنهر**۔ کہ سائل کو جھڑکی نہ دیجئے، کے مطابق کمال جود وسخا سے سائلین کو علوم کے خزانے بخشنے والا، اہل ایمان کا پیشوا، راہ ایقان کا رہنما راستہ شریعت کے لئے خضر صفت راہبر طریق حقیقت کا ہدایت کنندہ۔ ارکان شرع نبوی کا موسس آداب وآئین مصطفوی کو استحکام پذیر کرنے والا، میدان مناظرہ میں منجانب اللہ نصرت یافتہ فلاسفہ اور اشاعرہ کے لشکروں پر غلبہ حاصل کرنے والا، شمشیر آتش بار کی ایک ہی ضرب حیدری کے ذریعہ شوکت عمری کے ہوا خواہوں کے دماغ سے خیالات فاسدہ کے دھوئیں کو نکال باہر کرنے والا اس کا قلم حق رقم شمشیر قاطع کی طرح منکرین امامت آئمہ اطہار کی زبان محو قلم کردیتا ہے اور ذوالفقار کی ایسی اپنی دونوں زبانوں سے لسان الحق جناب امیرؑ کی مدح وثنا کے ترانے الاپتا ہے۔ مصنف علام کے افادات عالیہ کے مقابلہ میں فلاسفہ مشائین کی تحقیقات اطفال مکتب کی قیل وقال کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور حکماء اشراقین کی توجیہات آپ کے ارشادات عالیہ کے سامنے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے آفتاب عالم تاب کے مقابلہ میں ٹمٹماتے چراغ کی روشنی۔ آپ کی حکمت ودانش کے بازار گرم کے مقابلہ میں ہر فلسفی کا کلام متاع کاسد شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کے دلائل وبراہین کے بادل جب برستے ہیں تو ہر اشعری کی فتنہ انگیزی کی آتش گل ہوجاتی ہے۔ اس بلند پایہ شخصیت سے ہماری مراد علامہ دہر وارث آئمہ اطہارؑ مشرق ومغرب کے سردار آقا سید حسین علیین مکان ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ اعلیٰ علیین میں ان کے مدارج کو بلندی بخشے۔

(آمین)